۱۰۲۲

Gmail

Darul Ifta Darul uloom <daruliftadarululoom@gmail.com>

احرام

osmas sulliman <sullimantop5@hotmail.com> 29 September 2011 21:01
To: JAMIA ASHRAFIA LAHORE <ummqura@brain.net.pk>, daruIifta@gmail.com, daruliftadarululoom@gmail.com, contact@darululoom.org.uk

السلام علیکم

احرام کی حالت میں خشبودار مختلف ذایقہ والی مشروبات پینا جائز ہے؟ اوِر وہ اگر کپڑے پر گر جائے جس سے کپڑے خشبودار ہوجائے تو اس کے کیا احکام ہوں گے

جزاک اللہ

دار الافتاء نمبر ۱۳۹۵/۶۸

جواب حسب ضابطہ بر مسئلہ حکم فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

بطور تمہید پہلے یہ بات واضح رہے کہ جس مشروب میں کوئی خوشبودار چیز ملی ہوئی ہو حالتِ احرام میں اس کے استعمال کے متعلق حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ کے دو قسم کے اقوال ملتے ہیں:

ایک یہ کہ ایسا مشروب خواہ پکایا گیا ہو یا پکایا نہ گیا ہو دونوں صورتوں میں قلیل استعمال کی صورت میں صدقہ اور کثیر کی صورت میں دم واجب ہوگا۔ فتح القدیر، مناسک ملا علی قاری، رد المحتار، غنیۃ الناسک، درر الحکام اور الفتاوی الہندیہ میں اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو منسلکہ عبارات ۱تا۶)

اردو میں مناسک کے موضوع پر لکھی گئی مستند کتب میں بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے، چنانچہ "زبدۃ المناسک" میں ہے:

> مسئلہ۔ اگر خوشبو پینے کی چیز میں ملائی اگر (خوشبو) غالب ہے تو دم دے اور اگر مغلوب ہے تو صدقہ دے۔ مگر جو مغلوب کو مکرر استعمال کرے تو دم واجب ہے۔ (زبدہ) جیسے خشک خوشبو زعفران، الائچی، قرنفل، لونگ چائے وغیرہ میں ڈالے جائیں یا خود دونوں پکی ہوئی ہیں جیسے عرق گلاب شربت وغیرہ میں ملا کر پیتے ہیں پس اگر بہت پیا ہے تو دم اور تھوڑا پیا ہے تو صدقہ اور اگر تھوڑی تھوڑا دو بار پیا ہے تو دم لازم ہے۔۔۔ (از غنیہ) (ص:۳۵۷)

اور "معلم الحجاج" میں ہے:

> اور پینے کی چیز میں خوشبو ملا کر پکانے کی وجہ سے کچھ فرق نہیں آتا پینے کی چیز میں خوشبو ڈال کر خواہ پکایا جائے یا نہ پکایا جائے ہر صورت جزاء ہے (ص:۲۳۱)

دوسرا قول یہ ہے کہ مشروب میں بھی وہی تفصیل ہے جو فقہائے کرام رحمہم اللہ نے کھانے کی چیز کے سلسلے میں بیان کی ہے کہ

(الف) اگر مشروب میں خوشبو کو پکایا جاتا ہو تو محرم پر اس کے استعمال کی وجہ سے کچھ واجب نہیں ہوگا۔

(ب) اور اگر پکایا نہ جائے تو اس صورت میں اعتبار غلبہ کا ہوگا کہ اگر وہ خوشبودار چیز مشروب پر غالب ہو تو کم استعمال کرنے کی صورت میں صدقہ اور زیادہ استعمال کی صورت میں دم واجب ہوگا، اور اگر وہ خوشبودار چیز

مطلوب ہو تو اس صورت میں اس کے استعمال سے کچھ واجب نہیں ہوگا۔ تاہم اگر اس سے خوشبو آتی ہو تو محرم اس کا استعمال کرے، وہ مکروہ بھی ہے۔ (علامہ شامی اور علامہ ابن نجیم رحمہما اللہ نے یہ قول اختیار کیا ہے (ملاحظہ ہو عبارات ۴،۵)

ان دونوں اقوال میں سے پہلے قول کے مطابق ہی اکثر کتابوں میں مسئلہ لکھا گیا ہے، اور اسی قول کو علمائے اکابرین نے بھی اختیار فرمایا ہے۔ لہٰذا مشروب میں اگر کوئی خوشبودار چیز ملائی گئی ہو مثلاً زعفران، الائچی، کیوڑہ وغیرہ تو احرام کی حالت میں اس مشروب کا استعمال ممنوع ہوگا، اس کے پینے اور کپڑے پر گرنے کی صورت میں جزا واجب ہوگی، اور اگر کسی مشروب میں الگ سے کوئی خوشبودار چیز نہیں ملائی گئی ہو تو اس کا پینا جائز ہوگا۔

واضح رہے کہ یہ ساری تفصیل ان مشروبات کے بارے میں ہے جن میں باقاعدہ کوئی خوشبودار چیز مثلاً عرق گلاب، زعفران، کیوڑہ وغیرہ ڈالی جائے۔ آج کل مشروبات میں خوشبو پیدا کرنے کے لئے جو ایسنس (essence) وغیرہ ڈالے جاتے ہیں انہیں نہ عرفاً خوشبو سمجھا جاتا ہے اور نہ ہی ان کے استعمال کے وقت خوشبو محسوس ہوتی ہے اس لئے حالت احرام میں ان کا پینا جائز ہے۔ ان کے پینے سے یا کپڑوں پر گرنے سے کچھ واجب نہ ہوگا۔

(۱) فتح القدیر: ۳/۲۷، طبع دار الفکر

ثم الأكل الموجب أن يأكله كما هو، فإن خلطه في طعام قد طبخ كالزعفران والأفاويه من الزنجبيل والدارصيني يجعل في الطعام فلا شيء عليه، فعن ابن عمر أنه كان يأكل السكباج الأصفر وهو محرم، وإن لم يطبخ بل خلطه بما يؤكل بلا طبخ كالملح وغيره، فإن كانت رائحته موجودة كره، ولا شيء عليه إذا كان مغلوبا فإنه كالمستهلك، أما إذا كان غالبا فهو كالزعفران الخالص؛ لأن اعتبار الغالب عدما عكس الأصول والمعقول فيجب الجزاء وإن لم تظهر رائحته. ولو خلطه بمشروب وهو غالب ففيه الدم، وإن كان مغلوبا فصدقة إلا أن يشرب مرارا فدم

(۲) وفی منسک الملا علی القاری (۳۱۸، طبع قدیمی کتب خانہ)

(ولو خلطه بمشروب) كخلط الزعفران أو الورس بالقهوة (فإن كان الطيب غالبا) أي باعتبار أجزائه (ففيه الدم، وإن كان مغلوبا ففيه الصدقة إلا أن يشرب مرارا ففيه الدم)

(۳) وفی الشامیة:

اعلم أن خلط الطيب بغيره على وجوه لأنه إما أن يخلط بطعام مطبوخ أو لا، ففي الأول لا حكم للطيب سواء كان غالبا أو مغلوبا، وفي الثاني الحكم للغلبة إن غلب الطيب وجب الدم، وإن لم تظهر رائحته كما في الفتح، وإلا

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

فلا شيء عليه غير أنه إذا وجدت معه الرائحة كره وإن خلط بمشروب فالحكم فيه للطيب سواء غلب غيره أم لا غير أنه في غلبة الطيب يجب الدم وفي غلبة الغير تجب الصدقة إلا أن يشرب مرارا فيجب الدم. وبحث في البحر أنه ينبغي التسوية بين المأكول والمشروب المخلوط كل منهما بطيب مغلوب، إما بعدم وجوب شيء أصلا أو بوجوب الصدقة فيهما، وتمامه فيه. (ج: ٢ ص: ٥٤٧)

(٤) وفي غنية الناسك:

ومن خلطه بمشروب كالقهوة والقرنفل بالقهوة فالحكم للطيب مطلقا كان أو مغلوبا فإن كان الطيب غالبا يجب دم إن شرب كثيرا وإلا فصدقة (ص ٢٢٧)

(٥) وفي درر الحكام (١، ٢٣٠)

ولو خلطه بمشروب وهو غالب ففيه الدم وإن كان مغلوبا فصدقة إلا أن يشرب مرارا فدم فإن كان الشرب تداويا يخير في خصال الكفارة من الفتح والتبيين ولم يذكر الفرق بين الأكل والشرب اهـ ولم يذكر بما تعتبر الغلبة.

(٦) وفي الفتاوى الهندية عن النهر الفائق:

ولو كان الطيب في طعام طبخ وتغير فلا شيء على المحرم في أكله سواء كان توجد رائحته أو لا، كذا في البدائع.

وإن خلطه بما يؤكل بلا طبخ فإن كان مغلوبا فلا شيء عليه غير أنه إذا وجدت معه الرائحة كره، وإن كان غالبا وجب الجزاء ولو خلطه بما يشرب فإن كان غالبا ففيه الدم وإلا فصدقة إلا أن يشرب مرارا فيجب الدم كذا في النهر الفائق.

(ج: ١ ص: ٢٤١)

(٧) وفي تبيين الحقائق: (٢، ٥٣ المطبعة الكبرى الأميرية - بولاق، القاهرة

حتى لو أكل زعفرانا مخلوطا بطعام أو طيب آخر ولم تمسه النار يلزمه دم وإن مسته فلا شيء عليه لأنه صار مستهلكا، وعلى هذا التفصيل في المشروب

(٨) وفي البحر الرائق :

وقالوا: ولو خلطه بمشروب وهو غالب ففيه الدم وإن كان مغلوبا فصدقة إلا أن يشرب مرارا فدم وإن كان للتداوي خير وينبغي أن يسوى بين المأكول والمشروب المخلوط كل منهما بطيب مغلوب إما بعدم شيء أصلا كما هو

الحكم في المأكول أو بوجوب الصدقة فيهما كما هو الحكم في المشروب، وما فرق به في المحيط من أن الطيب مما يقصد شربه فإذا خلطه بمشروب لم يصر تبعا للمشروب مثله إلا أن يكون المشروب غالبا كما لو خلط اللبن بالماء فشربه الصبي ثبت حرمة الرضاع إلا أن يكون الماء غالبا بخلاف أكله فإنه ليس مما يقصد عادة فإذا خلط بالطعام صار تبعا للطعام وسقط حكمه ففيه نظر من وجهين: الأول: أن من الطيب ما يقصد أكلا إذا كان من المأكولات كالمسك القائم به وصف الطيبية إما مداواة أو شما مفردا أو مخلوطا كما يقصد شربا الثاني أن القصد من هذا الباب ليس بشرط لأن الناسي والعامد والمكره سواء. البحر: (ج:۳ ص:۱۰) والله سبحانه وتعالى أعلم بالصواب

الجواب صحيح وهو أحد القولين

بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۲۸-۱۱-۱۴۳۲ھ

(۱) محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

(۲) کلیم اللہ عفی عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲۸/۱۱/۱۴۳۲ھ

الجواب صحیح

احقر محمود اشرف غفر اللہ

۲۸/۱۱/۱۴۳۲ھ

Scanned by CamScanner